Section Library
Date
Khuda Bakhsh O.P. Library
27990 (West Lang.)

۷۸۶

ارمان

ایک نہایت ہی دلکش و دلفریب فسانہ

جسمین

ملی کے دو معزز خاندانوں کی تباہی و بربادی کے حسرتناک
واقعات اور نارضامندی کی شادی کے بُرے نتائج نہایت
موثر و معنی خیز پیرایہ مین دکھائے گئے ہین

مصنفہ

مشہور جادو نگار جناب آغا شاعر دہلوی

بار دوم

بابو ہرچرن داس بھاگو منیجر بھاگو اسکول بکڈپو نمبر ۱۵ امین آباد پارک لکھنؤ

ادبی پریس لکھنؤ مین چھپوا کر شایع کیا

Khuda Bakhsh O.P. Library
27990 (West Lang.)

نئے دلچسپ اور اخلاقی ناول

نمبر	نام کتاب	اجزا	نمبر	نام کتاب	اجزا
۱	نشتر	۱	۲۱	طلسمی انگوٹھی	۲
۲	اشک حسرت	۱	۲۲	کارزار صلیبیہ	۲
۳	روز الیمبرٹ کامل	۲	۲۳	کایا پلٹ	۱
۴	سلطانۂ نازک ادا	۱	۲۴	بروک	۱
۵	مشتاق دزہرہ	۱	۲۵	میٹھی چھری	۱
۶	رزم بزم کامل	۲	۲۶	ہیرے کی کنی	۲
۷	دلچسپ کامل	۲	۲۷	تسخیر	۲
۸	ڈاکٹر کی بیٹی	۱	۲۸	پیاری دنیا	۲
۹	نشیب و فراز	۲	۲۹	احمق الذین	۱
۱۰	مظفر و مایائی	۲	۳۰	حاجی بغلول	۱
۱۱	شادی و غم	۱	۳۱	پی کہاں	۱
۱۲	مرد میدان کامل	۲	۳۲	ارمان	۱
۱۳	بدر النسا کی مصیبت	۱	۳۳	جام زہر	۱
۱۴	کامنی	۲	۳۴	ملک الغزنہ و رجنا	۲
۱۵	جنت الفردوس	۲	۳۵	فریب رنگ فریب دنیا	۱
۱۶	اسرار نگون	۱	۳۶	مارگریٹ	۱
۱۷	کنیز فاطمہ	۱	۳۷	بکھری دولھن	۱
۱۸	اسرار کامل	۲	۳۸	منصور موہنا	۱
۱۹	فردوس بریں	۲	۳۹	عیاش شیخ ہرو فادر پیوی	۱
۲۰	حسن بن صباح	۲	۴۰	حسن کا بھلا	۱

Khuda Bakhsh O. P. Library
Prog. No. 2790 (News Vol. 45)
Date 11-5-1970
Section Persian

ارمان

پہلا باب

"شاہی محلات اور مصیبت زدہ کنبہ"

کیا ایسے دارالخلافت پر جو برسوں شاہی سلطنت کا ایوان رہا ہو نظر پڑے گی۔ یہاں ایک نہایت ہی معزز خاندان رہتا ہے جھگڑے دوسرے ہو گئے ہیں اور یہ اختیار حالت کے بھی ایک دوسرے کی ضد ہے اس مکان کے دو دروازے ہیں ایک تو وہ جو سب سے پہلے ادھر جانیوالے کو ملتا ہے وہ جھونپڑا ہے دوسرا دالان کا گردونواح ظاہری صورت دیکھنے سے اور مکان کی ان لمبی چوڑی بھی دیواروں پر نظر ڈالنے سے ہم کبھی نہیں سمجھ سکتے کہ اس میں کوئی بڑی خاندانی یا اونچی اور بھی پختہ شہ نشین جید جید دالان بھی ہونگے جھونپڑا زنانخانے سے دیوار توڑ کر الگ کر دی گئی ہے۔ باقی کی یہ صورت ہے کہ دیوڑھی میں گھستے ہی پہلے بغل میں جو پڑتی ہیں وہ لمبی چوڑی انگنائی اور سامنے والا دالان در دالان ہے۔ آگے بڑھو تو بیچ میں کیا ری پڑتی ہے یہ کیا ری اس انگنائی میں ہو کر کیا ری کہی جاتی ہے ورنہ کسی تنگ جگہ تو ایسی سے کم نہیں موتیا کی لپٹیں جو کھلتی ہوئی کلیوں سے

آرہی ہین مست بنانے دیتی ہین تیسرا
پھر ہی آفتاب اپنی تیزیان دن بھر کی تمکت
زمین کھو بیٹھا۔ ادھر ادھر مینڈھون پر سبزے
کا ہریالا پن آنکھون مین طراوت نئے
رنگ جمارہا ہی۔ بیلا چمیلی تو کم آنے لگے
ہین لیکن پھر بھی کہین کہین ادھ کچری
کلیان موجود ہین۔ گلاب بارد سینے کی
بہار کی طرح لہلہارہا ہے۔ گل فرنگ
گل طرد و سادتی کے پودے کثرت سے ہین
حقیقت مین کیا ری کیا ہی اچھا خاصا سمن
گلشن ہی لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی کھٹکے کہ جنگل
کے مذاق کے موافق یہ بے قاعدہ بھی ضرور
ہی اسکا جواب بھی ہم آپ ہی دینگے
یہ کہ ہندوستانی فارغ البال رئیس جیسی
پھلواری اپنی سمجھ کے موافق لگا سکتے ہین ویسی
ویسی ہی ہی کیاری کے دہنی طرف دالان سے
ملحق ملنے والی کچی دو دیوارین، جنھون نے
اپنے آپ مین بھی ایک دروازے کی شکل
پیدا کرلی ہی ایک غریب کنبہ کا مسکن ہین
دروازہ پر ٹاٹ کا پھٹا سا پردہ پڑا ہوا ہی
ہائے اول تو اس پختہ مکان مین ان کچی
دیوارون ہی نے جو اپنے پردے مین
خدا جانے کن خاک نشینون کو لیے
ہوے ہین ہمارا دل توڑ دیا تھا لیکن
اس جگہ جگہ سے پھٹے ہوے پردے نے تو
اور بھی رہا سہا کلیجہ چھلنی کردیا۔ آہ یہ ایک غ
آفت رسیدہ کنبہ ہی جو اپنے رشتہ دارون
الگ بے والی وارث صرف خدا کے توکل
پر بسر کرتا ہی۔ ایک گھر کے دو گھر بنے
ہوئے ہین اور وہ بھی نصفا نصفی نہین
بلکہ ان ہم گھڑے ہین یہ گویا سارے مکان
کی چوتھائی ہی جسمین سامنے کے رخ دالان
اور کوٹھری اس سے ذرا ہٹا ہوا جنوب رخ یہ
باخانہ صحن مین ہم کا درخت ہی جھولا پڑا ہوا ہی
اور وہ چھوٹے ننھے پانون جوڑے زرد زرد
سے پلنگ لے رہے ہین۔ دالان مین ایک
ایک سیلا پھیلا سادہ لڑا بچھا ہوا ہی جو کیلون
سے خوب جڑ دیا گیا ہے کہ پرس نہ آئے
بیچون بیچ مین چھوٹی سی پرانی زردہ ایک
سوزنی بچھی ہوئی ہی اسپر ایک گوری چٹی
جوان عورت بیٹھی ہوئی کچھ سی رہی ہے
برابر ہی گودڑ بننے کا کارخانہ ہی نیچا سا مونڈھا
کا تنا گلون مین اٹکا ہوا بتا رہا ہے
کہ ابھی ابھی کوئی یہان سے بنتا بنتا اوٹھ
کھڑا ہوا ہی کوٹھری سے ملی ہوئی کھپریل
مین باورچی خانہ ہی چولھا پڑھا ہوا آگ
دھڑ دھڑ جل رہی ہی پکتے ہوے سالن
یا دال کی بیبلی بھی یہان ایک چیز ہی جسکی

* گودڑ کنارہ جس چیز پر بیٹھ کے بنتے ہین اسکو
اہل دہلی کارخانہ کہتے ہین۔

سرک چلنے سے بھاپ نکل نکلکر اڑ رہی ہو اور
برابر سائین سائین کھدبدر کی آواز سنائی
دیتی غریب عورت جسے ابھی دالان مین دیکھا
ہو شکل صورت کے لحاظ سے جیسی ہو ویسا
سامان نہین کمبخت پھٹیرے لگائے بیٹھی رہتی
ہو اسکا اشنگ بھراول اس جوانی مین کچھ
اسطرح بجھ کر رہ گیا ہو جیسے بڑ گتی ہوئی آگ پانی
کے چھینٹون سے اسکا کھلا ہوا چہرہ اسکے سلگتے
پڑی ہوئی آنکھین اسکا دبلا بدن اسکے بار بار
رو رو کر ٹھنڈی سانسین بھرنی بتا رہی ہین کہ ضرور
اسپر کوئی نہ کوئی بھوگ پڑا ہی یا تو وہ برابر بیٹی
بیٹھا ہین کیے اپنے کام مین لگی ہوئی تھی یا ایکایکی
پردہ ہٹاکر کواڑ کھلے اور ایک قبول صورت لڑکا
کوئی بارہ تیرہ برس کی عمر بغل مین بستہ دبائے آتا ہوا
نظر پڑا۔ اور اس شقیبت نے کیواڑ کھلنے کی آواز
پر اگلی فراگردن اٹھاکر ادھر دیکھا اور پھر
اپنے کام مین لگ گئی۔ لڑکا سیدھا دالان
مین آیا ماں کو سلام کیا کوٹھری مین گیا
اور بستہ رکھکر پھر باہر نکل آیا۔

مغموم عورت۔ کاظم آج تو تو نے
بڑی دیر لگائی کیا چھٹی اب
ہوتی ہو۔

کاظم۔ نہین تو اماں جان۔ چھٹی تو
کبھی کی ہوگئی تھی لیکن مین ایک
لڑکے کے ساتھ کتاب لینے اوسکے
گھر چلا گیا تھا وہان کھیلنے مین ذرا
دیر ہو گئی۔

مغموم عورت۔ بھئی تم کہین نہ آیا جایا
کرو۔ واہ یہ اچھا کھیل لگایا ہو آج کو گھڑی
بھر کے لیے گئے کل کو سارا دن لگاکے
آؤ گے بھلا پھر آوارہ پھرنے سے فائدہ؟
آپ بھلے اپنا گھر بھلا آج کوئی تمھاری طرح
سے بے فکر ہے بٹیا یہ کہکر اس نے
کچھ اس درد سے آہ بھری کہ ساتھ ہی آنسو
نکل آئے اور پھر کہنے لگی تم دیکھتے ہو
زمانہ ہمارا کیسا دشمن ہو خدانخواستہ کسی
اور بلا مین پھنس گئے تو سنا ہے بندری
کمان کمان ہاتھ جوڑتی پھرتی ہے بلائے
جلدی جلدی مگر بڑا نہین لیکے جو ہم بھی
کچھ سکھ دیکھین اور تم بھی آرام چین سے رہا
ہو ہی ہو۔ تمھین خدا اقبال نہین

کاظم۔ (جو ماں کے یہ دردانگیز فقرے سنکر
گھبرا گیا تھا) اماں بھئی جھگڑا نہو۔ اچھی میری
اماں جان۔ تم روؤ نہین خدا کے لئے مین
اب کہین نہین جاؤنگا چاہے جیسی قسم لیلو
اچھی نہ روؤ۔

مغموم عورت۔ (آنسو پونچھکر) شاباش
میرا بچہ! بیٹا تمھارے ہی لیے کہتی ہون
اسوقت تو تمھین برا معلوم ہوتا ہوگا لیکن
ایک ایک دن تمھارے ہی کام

آئینگا۔

کاظم ۔ ہان ہان امان جان ٹھیک ہے لیکن بھئی آج تو دارجی خانہ کیطرف دیکھکر ابھی تو روٹی بھی نہین پکی ہین تو بھوک لگ رہی ہے۔

مغموم عورت ۔ ابھی پکی جاتی ہے تم ذرا منھ ہاتھ دھوؤ۔ اتنے مین مجھیا کے لیے دو بچھکے ڈالے دیتی ہون (پھر دروازہ کھلا) اور ایک لڑکی آگئی جس نے پہلے تو بہت جھکر اس عورت کو سلام کیا اور پھر اپنا ننھا سا جزدان طاق مین بھی رکھنے نہ پائی تھی جو نوجوان عورت نے کہا جوئی بیٹی ہنڈیا کی خبر لو گوشت گل گیا ہو تو پانی ڈالدینا مین بھی آتی ہون جوئی چولھے کے پاس سنڈسیا بچھا کر بیٹھ جاتی ہے اسکا بیٹھنا تھا کہ ہماری نگاہین قدرتی صناعیونکی گرویدہ ہوگئین۔ آہ لوگ کہتے ہین۔ حسن، روپے پیسے کپڑے لتے سونے مجھونے سے دوگنا ہو جاتا ہے شاید یہ کسی درجہ تک درست ہو لیکن ہم تو اس غریب بالکل سادی وضع لڑکی مین وہ وہ باتین دیکھتے ہین جو گلدستون مین لعل کہان جا سکتی۔ یہ گول چہرہ۔ یہ سبزہ رنگ یہ چھوٹا سا دہانہ۔ یہ پیاری پیاری بتیسی وہ نازک نازک ہونٹھ۔ وہ گول تھوڑی لمبی گردن۔ سونے سے ناک جسمین چاندکی پتلی سی نتھنی۔ اس چھٹ پنے مین غضب کا جامہ زیب ڈیل کم دیکھا گیا ہے ہائے اسپر گلے مین چھوٹا سا دوپٹہ کرتا سوسی کا آڑا پاجامہ۔ ملگجی سی گلابی رنگ کھلے ہوئے سر کے بڑھتے ہوئے "بال" پانون مین ٹوٹی سی جوتی۔ اس قابل نہین ہو کہ یہ کچھ بھی بیچ سکے۔ مگر نہین اسی حور وش لڑکی کی تو اسوقت بھی اپنا جواب آپ ہی ہے تیری سیاہ پتلیان جب ان رسیلی آنکھون مین گردش کر جاتی ہین تو حیا کا وہ عالم جو ایک انجھ چنون سے مچلتا ہے برسنے لگتا ہو۔ بیشک اسی پر بھولہ معصوم تو بالکل سادہ مزاج ہو آخر کس ان کی کرک سے تنگی ہو تو کبھی غرور کے پاس سے بھی ہو کر نہیں نکلی تو تو نے اپنی عمر کے کیا سوجھ بوجھ طے کیے ہین لیکن تجھپر دشمنی غیبت رشک کی جلی کٹی دانتا کل تک کی پھینٹیان نہین پڑی ہو جو آجکل کی زبان دراز ہونہارون مین دیکھی جاتی ہو۔ تو ہمیشہ پنجگانہ نماز پڑھتی ہو دونون وقت قرآن مجید کی تلاوت تیرا کام ہو۔ بلا سوقت بھی تو اپنی بچی امان کے پاس سے سبق لے کر آتی ہو۔ آہ کون بچی امان وہ جو تیری امان کی جانی دشمن ہو نہ وہ کیا بلکہ انکا گھر کا

گھر تم لوگون کے خون کا پیاسا ہی اے
نیکبخت لڑکی تو بڑی سعادتمند ہی تو ہر درد
دکھ مین اپنی غریب مان کا ساتھ دیتی ہے
اسکا ہاتھ بٹاتی ہی آہ یہ غربت تجھے تیرے
لایق! آپ کو عاطل بنا کر قید کیے جاسکتے سے
آپڑی ورنہ اس سے پہلے تو کبھی یہ نوبت
نہین گذری آہ تم لوگون کی کیا حالت
ہوتی ہوگی جب وہ وقت یاد آتا ہوگا کہ
تم بھی فارغ البالون کی طرح آرام سے
بسر کرتے تھے۔ اسے پیاری لڑکی یہ
موٹے کھٹ کیسے اس گرمی مین تجھے کیونکر
پسند جانے ہونگے ہاے یہ ٹوٹی ہوئی کھرکھ
چرتی اور تیرے نازک نازک پیر آہ کیسا
تجھ پر اب کرتی ترس کھانے والا نہین ہا
تیرے عمو جان بھی تو نہین رہتے ہین یہی
ہین پھوپھی ہین دادی ہین کیا انہین سے
ایک بھی تجھ پر مہربان نہین ہوتا ہی ایسا
بھی کیا ہی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اور غریب
کو نمک کی کنکری بھی بہت ہوا کرتی ہی ہائے
وہ لوگ کیونکر تمھین اس حال سے دیکھتے
ہین اور ٹال جاتے ہین۔ آپ پیٹ سے
پیٹ بھر کر کھاتے ہین تھنڈا پانی پیتے
ہین۔ اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہین۔
ہان سچ ہی۔ اونھین کیا غرض ہی روپیہ
روپیہ مین روپیہ مکانین مکان دودھ مین

دودھ پوت مین پوت اسکا دیا سب کچھ
موجود ہی انکی جاے بلا ہمدردی کسے ہی مین
ایک ایک کوٹھری ایک ایک دالان تو سیون
سے رنگین اور چاندنیون سے زمین پر
آسمان ہی کمرے مین میز مین لگی ہوئی ہین
تصویرین لٹکے۔ چترکاری کا حسن شیشون
مین سے چمک چمک کر بڑھا رہے ہین
یہان بھلا کیا رکھا ہے ٹوٹے پھوٹے
بوریے اپنر لوہڑ پانی دھرانی چادر پھٹا
اینٹ اور اینٹین میل ملاپ ہو تو کیونکر
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
اپنر تو انکا ہر وقت لوہا تیز رہا کرتا ہے
باوجودیکہ ایک مکان ایک کمرہ
ایک کمرہ ہی لیکن ہنین دونون کا پردا پڑا
ہوا ہی خدا دی ہوئی بیاہ ہوا لو سکی دنیا بات
اور ہری کیون نہ ہو جاے مگر کیا امکان
جو کوئی بھولے منسہ بھی اس بیچاری غریب
عورت سے اتنا بھی پوچھے کہ تو بی بی تم
بھی ہماری محفل مین شریک ہوگی ہنین
جن لوگون کی نقس پروری کا ہم اوپر بیان
کر آے ہین یعنی اس معزز خاندان کے
اسٹے نمبر اینن ایج عورتین ایک
لڑکی ایک لڑکا ایک صاحب خاوند ہین
جو اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ ہونگے دیکھنے
کسی کالج کے پروفیسر ابھی ابھی ماسٹر

بڑے دالان سے ملا ہوا مشرق و جنوب کی طرف
سے زیادہ مکلف فرش سے آراستہ ہے
باقی خالی حصے مین دو پلنگڑیان بچھی ہوئی ہین
یہان کی ہر چیز بڑے سلیقے اور صفائی سے
رکھی گئی ہے۔ جنوبی دیوار سے گاؤ تکیہ لگا ہوا
ہے جسپر ایک بھاری ڈیل کی سیاہ فام
بوڑھی منحنی جہاں مین بوڑھیان کا بڑھا رہی ہین
انکی مولی آنکھین اونچلتا چیٹی بھوین
اس رنگت پر بری نہین معلوم ہوتین صورت
سے رعب داب سلیقہ شعار ملی حسن انتظام
ظاہر ہے گلے مین پھنسی ہوئی مہین لہریدار
ململ کی انگیا کرتی سفید نینسکہ کا پہنے ہے
کھدری کیا ہوا ڈھیلا پائجامہ تذہیب کا سنجاف لگا
ڈوپٹہ جامہ زیب ہونا ثابت کر رہا ہے عمر بھی
کچھ ایسی زیادہ نہین ہے کوئی ۳۰ برس کی ہونگی
تو ہون انکے برابر ہی دوسری بیوی ہین
جو بہت ہی دبلی پتلی گورا رنگ پہلی بیوی سے
عمر مین زیادہ آدھے سے زیادہ سر کے بال
سفید۔ بہت ہی تیز مزاج معلوم ہوتی ہین
یہ بھی کسی ڈھیلے پائنچے مین بچہ کر رہی ہین
لیکن بچہ کے ماتھے اسدرجہ پاس پاس
اور پیوستہ ہین کہ دیکھنے والے کو اس غیر
کی عورتون مین سب سے زیادہ سبکدستی
انھین پر جھپتی ہوئی معلوم ہوتی ہے ہر حلیے
سے شکل شکل بگڑے ہونے کا کام آتے
ہین اور مزاج درست ہونے پر درست
کر دیے جاتے ہین غرض اپنی برابر والیون
مین یہ بڑی اونچی ناک والی بیوی ہین
پلنگڑی ایک خالی ہے دوسری پر ایک ضعیفہ
صاحب فراش ہین جو کبر سنی کی وجہ سے
اس نوبت کو پہونچگئی ہین کہ کبھی ایسی ہی ضرورت
ہو یا شام کے وقت باہر پلنگ یا چوکہون پر
گاؤ تکیہ سے لگا کر مچھاد بجا ہین ورنہ شاید ہی کبھی
ورنہ اسیطرح پڑی رہتی ہین جسطرح کہ اب یہ
اس تمام خاندان کی بڑی بوڑھی ہین جو
ان جوان بیگم صاحبہ کی ساس اور پرنسپل
صاحب کی والدہ ماجدہ ہین جسم پر مخمل کا
بڑگیلن ہے رعشہ پورے طور سے سانس
بھی نہین لینے دیتا۔ دھاگا سی چیٹا ہر وقت
سر کے ساتھ ہلتی رہتی ہے۔ آنکھین دیکھنے
کے لیے نہین ہین بلکہ نام کے لیے باقی
ہین غرض بیچاری بڑی ہی برے حال سے
یا بھلے حال سے جیتی ضرور ہین۔ لڑکی جسکی
عمر ابھی تیرہ چودہ برس کی ہو گی بہت ہی
سیاہ رنگ، ماں کا ایسا ڈیل ڈول بلکہ
بالکل ویسا ہی کینڈا۔ کنوار پنے کا سا پہناوا
جیسا اکثر شریف زادیان پہنتی اور اوڑھتی
ہین زبان مین ویسی ہی نفاست جو اسکے
خاندان کا حصہ ہے دہان متزاد ہے تو یہ ہے
کہ وہ سب کے سب قرآن مجید یا ایک آدھ

اردو کی کوئی کتاب پڑھتے ہوئے ہین اور یہ
انشا اللہ پوری لکھی پڑھی دست و قلم ہے
باقی وہ ماما ہین دونو کرہین جو اندر باہر کا کام
کرنے پر مامور ہین سو ہی پروفیسر صاحب اور
لڑکا اغلبن ہمنے ابھی تک دیکھا نہین شاید
مدرسہ مین ہونگے یا وہان سے کہین اور چلے
گئے ہون۔ خیر جی چھوڑیے اس قصے کو وہ
تو جب آئینگے دیکھا جائیگا موجودہ سیر کی
پرکیفون پر غور کرین اس تو کل اتفاق سے
کچھ الٹا اثر دیکھا۔ خدا جانے کیا بات ہے ہماری
نظر مین یہ ذرا بھی تو نہ جچا بلکہ ان مصیبت
زدون کا شوق دیدہ پھر اور بھی دوبالا ہوا
تو حقیقت مین کچھ درد مند دل ہی سے
قلبی مناسبت ہو اور سچ بھی ہے جو دکھتے
ہوئے دلون کے پر تاثیر نقشون مین مزا ہے
وہ خوشحال عیش کے بندون سے ذرا نہ مین
نہین ہو سکتا۔ ہائے جسوقت کسی دکھتے ہوئے
دکھی آہین سنی جاتی ہین جب کوئی ستایا ہوا
کلیجہ تھام کر فریاد کرتا ہے تو بے اختیار
سننے والے کے آنسو نکل آتے ہین اس
وقت کا لطف کچھ چوٹ کھائے ہوئے دل
ہی خوب جانتے ہین حقیقت یون ہی ہے
وہ جس کے تھوڑے درد بوائی وہ کیا جانے
پیر پرائی۔ اے جسپر جیتی وہی خوب
جانتا ہے ایمان کی قوت ہے ہمین تو کچھ دنون سے
زیادہ آو ہین مزا ملتا ہے
رونیکو آنکھین ہین اللہ کے صدقہ جاؤن
ہنسنے کو اور مرے زخم جگر ہنستے ہین
باہین وہ نگینت بیوی ابھی تو دالان ہی پہنچی
تھی کہان چلی گئی۔ اور وہ بھولا بھولنے والے
بچے بھی نظر نہ آئے۔ ادہو باورچی خانہ مین ہو
چولہے کے پاس ہی پیڑھی بچھا ہوا ہے اسکے
آگے کچھ کوئلے دہکتے رکھے ہین جنکا دھواں
چھوٹی سی آتشدان مین سے ہو ہو کر نکل رہا ہے اور ترکی
توا رکھا گیا۔ پانی کا لوٹا گرم مصالحہ کا ڈبہ
کھی کا مرتبان سب ایک ایک سلیقے سے
دھرے ہین ایک طرف کرسی پر چولہے کے
دوسرے پاس کے پاس ہاون بیلنے بھرے
رکھے ہین جہان ذرا آنچ دھیمی ہوئی اور
دستی دستے سے کلیان لین اور برابر
برابر چمچہ دین چکنی اٹھائی دو ایک دفعہ
زور زور سے پھونکا اور آگ بھڑک اٹھی
معلوم ہوتا ہے بچون کی جلدی کے مارے
یہ غریب عورت اپنا کام چھوڑ چھاڑ روٹی
پکانے چلی آئی ہے تھوڑے دیر تک پیڑھے
بنایا کی جب آٹھ دس بن چکے اور چھوٹی
سی سینی مین جگہ نہ رہی تو آٹے کی چٹکی
گرم توے پر ڈالکر دیکھی کہ توا ہو گیا یا نہین
کچھ کڑن ہی سی دیر مین آٹا جو بھک سے بایا
تھا توے پر سرخی مائل ہو کر بھٹ سیاہ ہو گیا

اسنے یہ دیکھتے ہی اپنا کام شروع کردیا یعنی جلدی سے ایک پیڑا اٹھالیا پہلے چکلے پر ڈالکر آہستہ آہستہ بیلتی رہی جب اس ترکیب سے بڑھتی ہوئی روٹی چکلے کے دور کو پورا کرگئی تو اُسنے ہاتھون پر لیکر جلدی جلدی دو ایک تھپکیان دین اور جھٹ توے پر ڈالدیا اتنے مین ایک چھوٹا سا لڑکا جو شاید پہلے بھوا بھول رہا تھا کہین باہر سے بھاگا بھاگا آیا اور مٹی مین سنے ہوئے ہاتھ گرم پانی کے تیتڑے مین جھٹ گھنگو لدیے۔

حور چہرہ لڑکی۔ (جو اسوقت بھی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی روٹی پکانا دیکھ رہی تھی) ہین ہین تجھے اونچھے کیا کرتا ہے۔ ارے کیا کرتا ہے۔ امان جان دیکھو اُس نے تمام پانی خراب کردیا خدا جانے کہان کہان کے گندے سندے ہاتھ لاکر تیتڑے مین ٹھونس دیے ہین ہے اللہ۔

عورت۔ (گردن اونچی کرکے) بھلا احمق تجھین ماننے کے تا اچھا کیا ڈر ہے تیتڑا تو گندا کیا ہے۔ تو سہی جو اج بھوکا ہی تارا ہے یہ لقمہ تا دیتا ادا ہو رہے تھے اور بچے کا دل تھر تھر کانپ رہا تھا جبتک ان غفا ہوتی رہی یہ حواس باختہ کھڑا رہا جبتک ان لقمون نے نیچی کرلی یہ تھے تھے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا

محمد۔ امی جان میری توبہ ہے اب نہین ہاتھ گھنگو لنے۔ مین بھول گیا بی مین بھول گیا۔ باجی نے بھی تو پہلے سے منع نہین کیا پھر مجھی دیکھا کہین اور نہین تو جوئی۔ لو دیکھا امان کیسا غلطی ہوآئی تھی سب بھی پر تھوپ دی۔

عورت۔ بھئی تم لوگ اور تمہین ستانے کو دن بھر لے کرتی پھرتی ہون مگر ایک نہین سنتے۔ کمبخت ایک دن کا جلا پاہو تو آدمی سر کھلی لے۔ بھئی یہ روز کی جھک جھک پٹ پٹ ہمسے نہین ہوسکتی۔ بیٹا ایسی کونسی لونڈیان باندیان مجھی ہین کہ تم برتن خراب کرتے جاؤگے اور وہ دھو دھو کر باج باج کر رکھتی جائینگی دیکھو سیان کا کہنا مانو وہ کھٹکا شکا توڑ کر ڈھیر کردیا صبح کو بی ہمیرو کی ٹھوکر لگی بگوڑی قاب کھیل کھیل ہوگئی اب تمنے اسے گندہ کردیا ابھی سلامتی ہے شام دور پڑی ہے۔ مین کہتی ہون تم لوگون نے سمجھ کیا رکھا ہے اب بادا نہین مجھی جو بیدو خرید کر لاوے نکمے کمبخت مشقت کرتے کرتے ہڈی سے چمڑا لگ گیا اور انھین بھانوین بھی نہین وہ (ایک ٹھنڈی سانس) وہان مصیبت جھیل رہے ہونگے ہم یہان ٹہلان بیل رہے ہین۔ اے۔ تقدیر (یہ کہتے ہی اسے خاوند کے قید ہوجانے کا خیال بے چین کرنے لگا) اور پھر

محبت کے سوا دوسرے کی [illegible] کا [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] آہ جو درد دل شد

پھولوں کے [illegible] بالاں [illegible]

[illegible] کون [illegible]

[illegible]

میں روان بجرین [illegible]

[illegible]

[illegible] محبت [illegible]

کہاں ڈھونڈیں [illegible]

دوسرا باب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایمان جیسے آسمان میں بھی ایک ترکون [illegible]

[illegible]

جونی - [illegible]

[illegible]

جونی - [illegible]

[illegible]

ناصر - [illegible]

[illegible]

جونی - [illegible]

[illegible]

ہوئی ہیں جنکے سرے چنے کر دیے گئے ہیں
بہت انگارے ملے کرنے کے بعد دہنی طرف
دیوان خانہ ہے جو مکان فرش سے آراستہ
ہے ہمیں خاص زنانی ڈیوڑھی ہے جس کرمی
ہوتی ہے بیمار ہو تو ہوں تو برابر سمتوں کی
ہیں تین ہال ہیں ان میں دشور خوب ہیں
طرح سے سجائی ہیں ہر ایک ہی ہے
ہوئے ایک تخت پر دہ بیچ میں ہوتا ہے
اسے وضع اندر چلے تو میز بہت بڑا صحن طرح کرنے
پڑتا ہے دو دفعہ ترے بنے ہوئے نشستیں دکانی
دیے ہیں ہیں تخمیناً ان زمین ورنہ
نظر آتے ہیں ہوا ہیں موسم کا رنگ نہ ہے
بیچ صحن میں موتے کرتے ہوئے
ہیں جنکو تختہ در ہوتے ہیں ان کی
صورت میں لپیٹ کر جیا لیا ہے
رنگین سوت کا ہوتا ہے پٹڑیوں سے
ہر ایک بارہ دکان ہے دو دو
ہیں اور ہوتے ہیں شیشوں میں
رہی ہے چوڑے کی طرح
اس کے بیچ میں ماہی شہ نشین میں
صاحب کی جو ہے سے کمی میں آتی
ہیں اور سبھی جو نہیں کرتے
جس میں ہر ہی طرح کی بہت سامان
ہوتے ہیں ہیں ہر دو ہر
فرش ہیں ساز کا یہ

ڈپٹی صاحب کا مکان ہے اور ڈپٹی صاحب
ہی کیسے جنہوں نے پچیس تیس برس کی کمائی
ایک ایک پیسہ کر کے جوڑی ہے اور اگر لگائی
ہے تو سوائے ساز و سامان خانہ داری
شیشوں میں ایک ایک لمپ ایک ایک
فانوس ایک ایک بہت گیری
ہزار ہے میرے مہربان خاکسار
ہی کچھ دیکھنے کے قابل ہے گنتیوں
میں ہیں زندہ جانیاں جتنی ہے ہیں
ہیں صحن میں اس کے لیے
بھی ہوئی تھی ہونے سے
تمام گھر میں غضب کی چہل پہل
یہاں بھی موسمی ہوائیں چل رہی ہیں
ہوا دیتا پڑ ہوا ہے لیکن ہیں تو
ایسے چوبے ہیں جیسے کہ
کی نسبت ہم دیر بیٹھ کر آئے

[illegible]

وہیں [illegible]

ذکیہ - [illegible] کو [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہوئے [illegible]

ذکیہ - [illegible]

[illegible]

ناصر - جی [illegible]

[illegible]

حیدری خانم - [illegible]

[illegible]

ناصر - [illegible]

[illegible] کے [illegible]

کیا!

امراؤ بیگم - [illegible]

[illegible]

ذکیہ - [illegible]

حیدری خانم - [illegible]

جون کی طرف بڑھ [illegible]

[illegible]

جونی - [illegible]

حیدری خانم - [illegible]

[illegible]

چلا آتا ہے۔

ذکیہ - [illegible]

[illegible]

تم جیسی [illegible] ہے۔

ناصر - [illegible]

[illegible] نہیں دیکھیں [illegible]

[illegible]

سکتیں۔

حیدری خانم - [illegible]

[illegible]

ناصر - جی [illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے کہتی [illegible]

وہاں آتی جتنا ہو یقین ہے لیکن جب وہ
تمام آرزو زمین پر بیٹھ گئے اور پڑ گیا
سید ... جب جاکر اپنی امراؤ بیگم
کا قصہ کرنے ... دن کھولا اور ...
... ہوئی ... اسوقت ... تک
... بیٹھی ... ہر دو دن ... میں
باتیں کر رہی ہے لیکن ہم اون باتوں کو
... صورت سے ٹھیک رہا ہے
کہ اسوقت یہ آرزو ... ہو گئے ہیں
زکیہ ... اور ...

[illegible]

[illegible]

ہوئے کترا تی ہوئی سامنے کے
دل کو اشارہ کافی ہوا کرتا ہے

کے سنوے تہایت کو دیتے ہیں۔ ناصر۔ بایں جوانی تم ایسی
سے سنگی ضرور سنگی۔ جوں۔ دیکھیں کیا
حسرت سے یہ غم آ
ناصر۔
جوں
ناصر۔
جوں۔
حوں۔
تھیر
ناصر۔
ہیں۔
جوں۔ سے بھی زیادہ ہے
یہ جو اس آسمان پہ لوٹ سی
کوں۔
ناصر۔ دیکھو اس کوٹل سے
ہیں ہو رہی ہیں یہ ہو
واسطہ ہے کون کہتا ہے کہ
پیدا ہو۔ وقت
عمر ہی کی بات سوچتی رہتی ہیں
کہ اس کوٹل کی نہیں ہوں ہی
تو اسپر یہ

ناصر۔ بس اور کچھ نہیں۔

جون۔

جون۔

ناصر۔ تو یہ تم بھی سمجھتی ہو کہ قصور

تم [illegible] بیٹھے

جوئی۔ [illegible] پاس [illegible]

[illegible] ہے۔

ناصر۔ تو [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کرنے کے ناحق کو کون [illegible]

اور [illegible] لے۔

جوئی۔ [illegible] ہے

ذرا سا [illegible]

[illegible]

ناصر۔ تو [illegible]

[illegible]

جوئی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہاتھ میں [illegible]

میں اور [illegible]

[illegible] بیٹھی میں [illegible]

[illegible]

یہاں تو [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک دفعہ [illegible]

[illegible]

ناصر۔ [illegible]

ابھی [illegible] بات [illegible] میں [illegible]

[illegible] کرتے ہیں [illegible] دیکھو [illegible]

[illegible] سمجھ [illegible]

جوئی۔ [illegible]

[illegible] ان کے [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

ایک دفعہ [illegible]

جوئی۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible] ساتھ [illegible]

کی [illegible]

کوئل۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible]

[illegible]

کوئل۔ [illegible]

[illegible]

کوئل۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible]

کوئل۔ [illegible]

جوئی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قریب تھا

[illegible] ناصر کے [illegible]

[illegible] دفعہ جب [illegible]

[illegible]

بیٹھے ہوئے سبق یاد کرتے ہیں تو وہ جھلا
جھلے تجھ سے کہا کرتی ہیں کیوں ا
تجھے ہزار دفعہ سمجھایا ہے کہ تو دھرے
ہاتھ ۔ کہا کرتے ہیں لیکن اگر تو ایک نہیں
سنتی کیونکہ تو کہیں جاتے ہیں تو اس سے
بات ہی کیوں یہ کرتی ہے بیچ بے غیرت
تجھے ذرا بھی خیال نہیں اتنی بڑی ہو کر
ہوئی ۔ لڑکوں سے آنکھ مچولی کھیل
ہیں ہاتھ دھو لیتی تو بھی دنگے
مینہ ۔ لڑکے بڑے بہتری تو یہ تلا
کر لیتا ۔ ہم بھی ہوتی ۔ سے
بات نہیں کرتے ہیں جان تم سامنے
کرو ۔ بڑوں کی کیا کہنا کہ تم
ہی ہو ۔ یہ تو ٹوٹتے ہیں تم سے بڑے

چوتھا باب

میں خوش ہوں ۔ ہوا پائے ہوئے
ہے اور نہیں ہے خفا کرے
کرتے ہیں ۔ دوں پیر کی جب
ہے وہ دیکھے وہ
بدو ۔ سنا
ہیں ۔

ہے تو سیانے جس نے اس کو یہ
لی سے نجات دی ۔ سیانے نے
گھر میں قدم رکھتے ہی تھوڑی ہی دیر
ہوئی ۔ بے وہ بیٹھ ہوا یہ
ٹوٹی ہوئی ہو ۔ یہ ہے وہ
سب بدل دیا کرو ۔ جیسے یہ
تے ہیں ہے تو اپنے دوستوں کا
سے اتنے دن کا درد و کلہ کہنے
ملاقاتیں کیں اور یہ نہر کے
نہر گوں کی روایت سے
فیصلہ کر لی ۔ جب
بیٹھ وہ اس میں
ہیں ۔ شاہ
ہتے ہیں جنہیں اوسی طرح سے
سب ہار کر بیوی کو دیدیا
چاہیں ۔ یہ کریں
تو سے نہیں

احمد بھی او بلے اور جیب کپڑے پہنے ایک لمبا سا ہاتھ میں لیے قلم سے کپڑے سوٹ کا دھرم ہے جا کر دن کے دن جیب سوچ پڑ گیا ہے۔

[illegible] دل کی طرح شغاف۔ [illegible] جاری [illegible] دیکھ [illegible] بھی [illegible] ہو گئے [illegible] اور میاں [illegible] آئے ہیں [illegible] کہاں [illegible] ہوئے۔

ناصر۔ [illegible]

دولھن بیگم۔ [illegible] بھی مہمان آئے شروع [illegible]

ناصر۔ جی [illegible] اب وہ تو صبح سے تانتا لگا ہوا ہے۔

دولھن بیگم۔ [illegible] بھی کوئی آ [illegible]

[illegible]

[illegible] تو آئے ہیں فقط [illegible] [illegible]

دولھن بیگم۔ [illegible] لوگ [illegible] لڑکے [illegible]

[illegible] وہاں سے تو ابھی کوئی نہیں [illegible]

دولھن بیگم۔ ہے ہے چھیا جانی پھر اب تک لوگوں کی راہ دیکھ رہی غضب خدا اور بیچ رات سے مردہ گھر میں پڑا ہوا ہے اور وس کی کوئی خبر نہیں لیتا۔ چھیا اب انہیں کسی نے یاد دلایا بھی یا نہیں [illegible] سب تک ہوگا۔

ناصر۔ میں تو جانتا ہوں شاید [illegible] نہ ملا ہو۔ اور جی [illegible] بیوی کر [illegible] تو وہاں کو [illegible] بھی نہیں دیتا۔

دولھن بیگم۔ کہاں؟

ناصر۔ [illegible] پاس اور کہاں۔

دولھن بیگم۔ تو جو [illegible] [illegible] مردے [illegible] کوئی جا [illegible] تمہاری مرتکب۔

[illegible] جب اور سب [illegible] روتے ہیں [illegible] لپٹ جائینگی۔

دولھن بیگم۔ [illegible] [illegible] [illegible]

جوئی - [illegible]

[illegible]

جوئی - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

ناصر ۔ رنج سنج کو آپ کیے جاتی ہیں سے
بی رنج کسوقت کرتے ۔ رات کو جب وہ
مرنے لگیں تو ہم سوتے تھے ۔ ٹھے دودھ
مرجکیں تب پھر روتے کسوقت ۔

دولھن بیگم ۔ چل بے ادب
جان بار اوسی طرح کہے زمیہ خورشید علی
آگئے ۔

ناصر ۔ (مؤدب ہوکر) جی جان تسلیم عرض
کرتا ہوں ۔

چھوٹے میر صاحب ۔ جیتے رہو
بیٹی اسوقت ان کا چہرہ صبح سے بہتر
آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں ۔
۔ پ معلوم ہوتا ہے ۔ ۔ ۔
مرجانے کا صدمہ شریف انسان کے
لے ایسا ویسا نہیں ہوا کرتا ۔ سچ ۔ ۔ ۔
بہتیرا ضبط کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔
آخر بچے ہی رونے سے ان کا دل
دیکھکر سب کے دل بھر آئے ہیں بچے
سبھی رونے لگے ۔ جوئی کا آبدیدہ
ہونا تھا کہ سون نے صرکی سی سوت سے
ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے تو ڈی دیر
آہوں کا طوفان کہرا اور سب کی حیرت
کسی قدر کھوئی ۔

چھوٹے میر صاحب ۔ (بیوی سے)
بیگن صاحب یہ تم لوگ ابھی تک یہاں

لیوں بیٹھے ہو ۔

دولھن بیگم ۔ میں تو کہیں کی تیار بیٹھی ہوں
لیکن اس بیاں سے ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں کھلتی
تھی کہ ۔ ۔ ۔ ۔ بغیر ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ جان
(مراد سکینہ) پر بڑی ہے ۔ ۔ ۔ ۔
نوں گوارہ نہ کرے ۔

میر صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
دیکھو ایسے ہی ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
مقبول کر ۔ ۔ ۔

احمد ۔ کیا خبر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چھوٹے میر صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
میں بہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دولھن بیگم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چھوٹے میر صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
میر صاحب نے شاید دوسرے میر

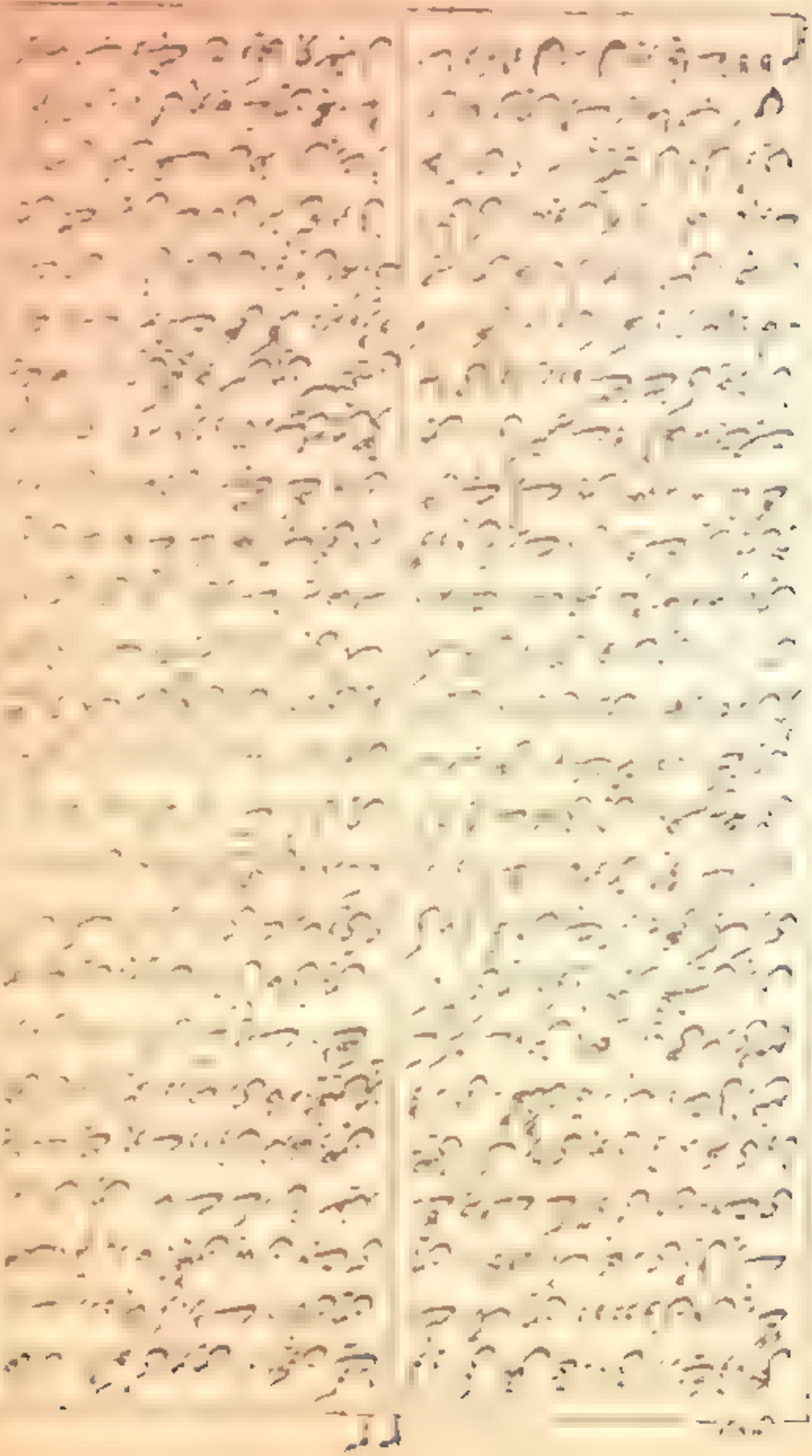

اون۔

جوئی۔ ہنسکر۔ ارے ہاں لیکن انھیں تو ابھی وہ بھی ان کے پاس جڑی ہیں وہ انھیں مد وعدے میں بہتیں قسم ۔ دیتا ہوں تو شک نہیں آتا ہے نیور ۔ اوداوہ۔

نا صر۔ تم سالی ہو رہی تھی جوئی تو ایسی ہو رہی ہیں ۔ ت دیکھو ۔ تو وہ ما یا نہیں۔

جوئی۔ کے جب وہ اب ۔ میں بسی بشکلوں کو جو ت میں کیوں دیکھوں۔

نا صر۔ ۔ ۔ بھی قدرت ۔ ۔ بیگم ۔ ۔ بھی دیکھی ۔ وہ تو بالکل وہ ہی دیے دیتی ہیں ۔ دیکھی ۔ کر ۔ دیکھیں ۔ کے ساتھ اسے ۔ اون اسے ہی ۔ ت ابھی ہے کیوں ہم ۔ چھپن ۔ سے میں اب ۔ ہیں مگر ۔ ہوت ۔ ۔ ۔ ہی میں بھی جوئی ۔ تیوری نسبت ہی بیاہ ۔ میں خدا جانے ۔ ۔ ی اون ۔ تت ۔ سی ہی میں اپنی جیسی ۔ رو سیں ہو تیں تو میں ۔ ۔ کتے ۔ ہم بھی ۔ ۔ ۔ بچاری بہن مدد ہے ۔ دم ۔ ۔ تم انھیں ساتھ ہی لیتی ماؤ خدا کے لئے دیکھیں نہیں ۔ ۔ وہ اب ہمارے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتیں

بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ی ۔ انھیں بھی تو بہت ۔ ۔ ابھی میاں ۔ ۔ ان بیسہ ہی بیچی ۔ ت بیتی ۔ ۔ ہم بھی ۔ اس ۔ سے ۔ تو ان کا کھلا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گئے لی۔

جوئی۔ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اڑی ہم تو یہ خدا بھی ذرا سا نہیں ۔ ۔ تو ۔ ۔ ۔ دیکھ کو ہی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ جو ۔ ۔ جا ۔ ہو ۔ بھی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اب ہماری ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔

نا صر۔ ۔ ۔ ۔ صاحب ہی خوشی ۔ ۔ ۔ پہلے میں ۔ ۔ ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ بھی ۔ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ منہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسے ۔ ۔ ۔ کیوں ابھی ۔ ۔ ۔ خدا ہو گئیں ۔ تم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو وہ ہی لی ابھی ذرا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ہماری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کر ۔ ۔ ۔ ۔ تھی ۔ ۔ ۔ ہمارے ۔ ۔ ۔ تمہاری ۔ ۔ ۔ ۔ بیٹیا کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ۔ ۔ ۔ کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کر رہا ۔ ۔ ۔ میں جاتا ۔ ۔ ۔ ۔ منصور کے مقبرے کو ل النصف ۔ ۔ ۔

پانچواں باب

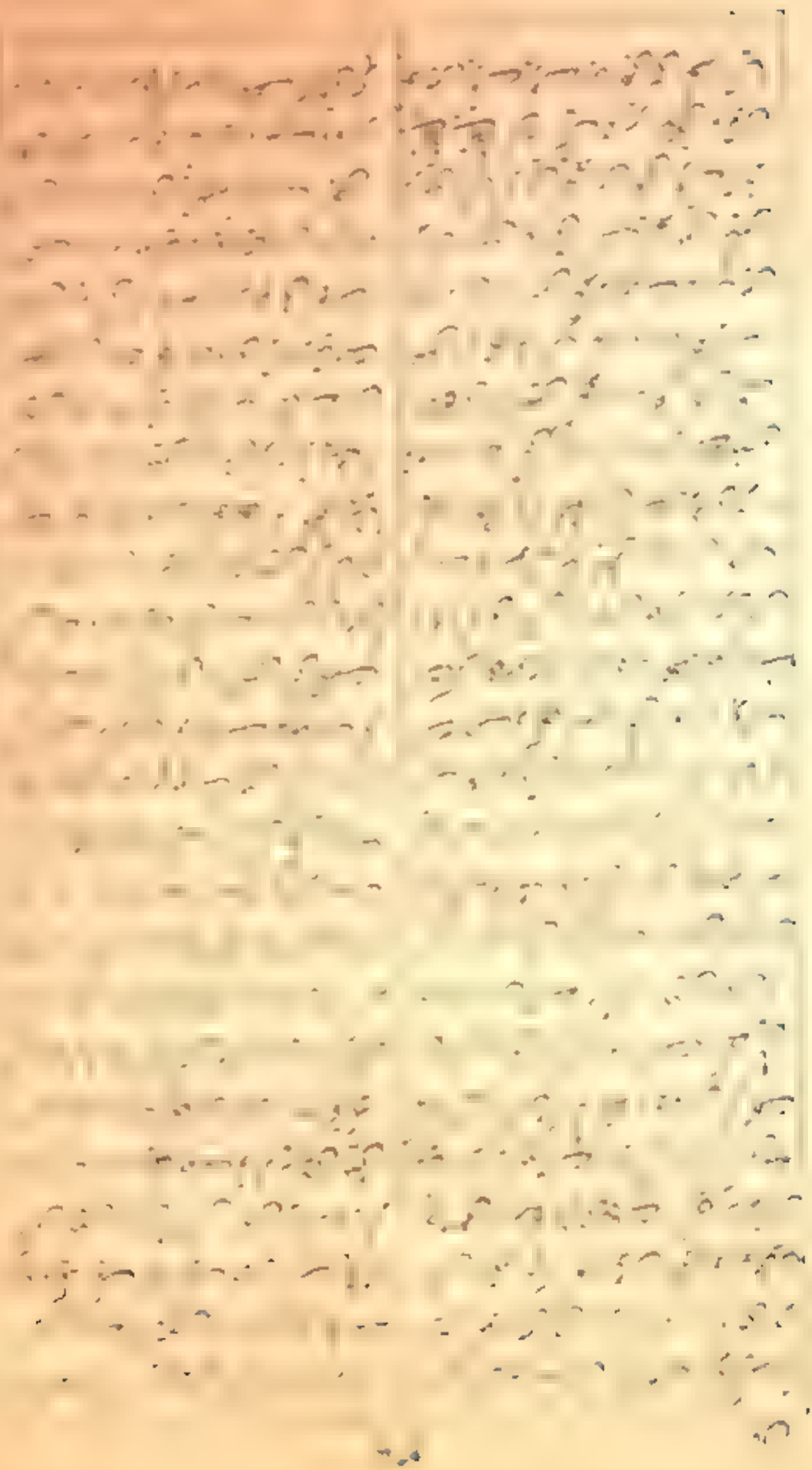

جوانی ۔ [illegible]

جوانی ۔ [illegible]

دولھن بیگم ۔ [illegible]

جھوٹی ۔ [illegible]

دولھن بیگم ۔ [illegible]

جوانی ۔ [illegible]

دولھن بیگم ۔ [illegible]

جوانی ۔ [illegible]

جوانی ۔ [illegible]

دولھن بیگم

تن کو چھوڑ بانٹ [illegible]
[illegible] سے چھوٹے سے [illegible]
[illegible] بس بجلی کی طرح
چمک گئی گویا اسکی [illegible]
[illegible]
[illegible] سے بہت سے [illegible] سے
[illegible] جیسے [illegible] آتی تھی
وہ بھی [illegible] آگیا اور [illegible]
ہنسکر مجھے لگی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] میری پیاری میری جان [illegible]

[illegible]

جونی ۔ مسکرا کر ۔ ہے ہے [illegible]
[illegible] سوقت [illegible] جان [illegible]
[illegible]

ناصر ۔ [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] جان [illegible]
تیرے قربان ہو جاؤں واہ کیا کارسازی
[illegible] مجھے امید بھی نہیں تھی
[illegible]
[illegible] آج قسمت نے [illegible]
[illegible] دکھایا ہے ۔ [illegible]
جان سے [illegible]
ابھی [illegible] دل کے [illegible]

ن

جونی ۔ [illegible]
[illegible] خدا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ناصر [illegible]

جونی ۔ [illegible]
ناصر ۔ [illegible]
جونی [illegible]
ناصر ۔ [illegible]
[illegible] ہے ۔
جونی ۔ کیوں [illegible]
ناصر ۔ [illegible]
[illegible]

دیکھو اب ہم اجازت کو جاتے ہیں تو
و بھائی مقبول اور تم آگے۔
ناصر۔ ٹھہرو پھر ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔
جوئی۔ نہ نہ۔ ٹھہرو۔ ہاں یوں بات
کرو۔ اللہ کی قسم جانی مقبول اب آنے ہی
ہونگے میں نے تمہارے کو بلانے کو بھیجا ہے تم
جاؤ اب یہاں سے وہ تمہیں دیکھ لینگے تو
پھر قیامت تک نہ ہوگی۔ جاؤ میرے اب
تمہیں ہماری جان کی قسم۔
ناصر۔ کچھ جوئی جیتے جی نہ مٹے تو
ابھی تو تمہیں نہ جانے دیکھا ہی نہیں
ہے۔ ایک بار اور تمہیں سینے لینے
دو ہمارے تمہارے میرا تمہارا تمہیں نہ ہو۔ جوئی
پہلے ہماری صورت سے ایسی
نفرت نہ تھی۔ یہ تو بھوکہ تم کسطرح بھاگتے
لگا کر تمہارے بھائیوں کے پیچھے پیچھے
جیسے آئے ہیں اب اتفاق سے ہوا ہے
ہے یوں ہی کچھ نہ کچھ ہو رہتی ہے
یہ ہمارے بھی نصیب ہے
جوئی۔ خیر کی بات نہیں ہے تمہارے
ہاتھ سے بھاگنا بھی ہے ہی ہے
ہے تمہیں تو نہیں ہیں
تو نہ تمہارے ہاتھ سے اور سیدھی
ہیں چلتے ہیں گنجان درختوں
ہیں تمہارا ہاتھ چھوٹا تھا

تو۔ ہے یہ کہکر کہ اب لا سکتا تمہارے
کہ جوئی یوں: ہیں کرتے کرتے دھوکا
دیکر چھپ جائے یہ بھی ساتھ ہی ہے
وہ درختوں میں خوب بھی صرف آنکھ
نہ سکے: تم ہیں لیا۔ اب وہ دور پڑ سکے
چھٹ جائے گا۔ ہمارے ٹھہرنے کی اور
بھائے: ہر چھپنے رہا ہے۔ بڑے مزے
کی کشتی ہے۔
ناصر۔ نکلو باہر قسم ہے نکلو ہیں ہے بھی
مدد آتا ہوں نکلو۔ دیکھو۔
جوئی۔ اچھے خدا کے لئے مت
چھوڑ دو۔ نگوڑا ڈوپٹہ سب ہی کیا
قسم ہے مسک جائیگا کہیں نہ کہیں سے
تم چھوڑ دو ذرا۔ ہیں نکلتی
نکلتی ہوں نکلی تو ہے۔
یہاں سوال و جواب ہو ہی رہے تھے
محمد آیا آیا پکارتا ہوا آگیا اور اسکے
پیچھے پیچھے مقبول ان ہی بھاگ دوڑ
ہی ناصر مراد کو دیکھ ہیں بڑی زور
ڈوپٹہ چھوڑ کر دوسری طرف ہی کا
جا چھپا
احمد۔ ارے یہ کون تھا
بھائی جان۔ ارے یہ ہیں
تمہارے کی بجائے ہے
یا ہے ہیں کیوں بھاگ گئے

چٹھا باب

بلا نڈا اکیورٹ نیٹ

ب یہ زبان ہوگی ہے۔ شدات ... دہرتو
وتم (بھاگا) سو ... ہے یان ... وہ
... ب ترے بھی گا زبان ...
... مین یہ نے جینکدو تی یک دن۔ ٹھہ
خارتی (مین تخت پر سے دیکھتے) اتنا
یہ ... ہو زینے سے پاس جا کر ہوتا ہے کہ
ہر چوتی بہکہ میں طرف بڑھیں اور دہ
مین بھاگ جاؤن۔)

احمد۔ یہ ... بھی کون بات بھی ہیفت
کی ... ہین تو ہین نہین ہوتی کہ وقت
دیکھیں ... ہوتت دیکھین بس ایک سان
آپ کے ہاتھ سے بچے جاہین

دولھن بیگم۔ ... بھی جلکر ہوے تیسا
... ہی بات ہے تو ہین نہین ہوتی ہے
یاد رکھو تو خدا کے مجھسے کہا تک جائیگا
... یسا ... ہو جو کبھی مجھ مہینے تک جاؤن
سے ... اٹھے بے ایمان کہین کا۔ تو بیجا
... ہے۔ ... ہو ... اس
ہی کا ہوتے کو آیا ہے۔ ... ہے
... ہا۔

احمد۔ ... تو کہتے ہین ہار کوئی قصور ہے
ہو خواہ مخواہ خفا ہوتے چلی جاتی ہو۔
... ن ... ہو ... لگائی ہے کیا ایک
پیسے کو ہین رہگئے ہین ن کو کیون نہین
مارین بھائی قبرون کو ... جھا دیتی

تمہارے ہی ... خون میں ہیٹ گئے
... تو ہمین کیسے بچون سکے کیا ہوتے
ہین میان صاحب! ہمین مار ... جوتے
... ہے لگی بیٹھی ہین ... ہو! خان
ہین جا جا کر بھائی نامہ سے ... کر
... کرتی ہین ہر غریبون کو ... دن
کو مار کر کیا کروگی ہمرتو ... ہے
کسی نے کہا ... ہے
... ہی ... ہین۔

جوتی ...

دولھن بیگم۔ ... ہین ... ہین ... ہو
تو ... کرتے ہین ... ہے
سوت کیا کوئی ... ہین ہوتی ...

سب ہاتھ پیر دن میں سنسنان ہی رہتے
دس دفعہ کہہ رہا ہے بار بار چلو چلو بس
کر بیٹھ رہی ہے سب کچھ یہ چاہتی ہے کر دو
اجازت ہو تو یہ ان سے بیٹھے ان کے ہاتھ
سے کسی طرح ٹلے جائے جو کل پڑے
ادھر دوشن بیگم ہیں کہ غصہ سے بھرے
کانپ رہی ہیں بیٹی بیٹی تمہارے کرتوت
کہیں لیکن پھر رہ گئیں کہ صورت نہیں
چپ چپ ہو رہیں ۔ غصہ کا جوش
تو بیٹھا جاتا ہے ۔ یہ کسی کے بچے سے
کالوں کو بال سرخ پیلی سفید کی
تمام عمر جو بچی ہیں ساتھ رہی
ہیں کہیں رہتے رہتے سب کچھ ہو
ہوا سکا کچھ تصور نہیں کر دو ہی
جالاک کہ خود ہی ہو نچا ہوگا
سے گونی کو کیا سر کھپی سب اس کا
دیتی ہیں کہ سب کچھ ہو نا صرف
بھی گیا تنے دوڑ کر سے پکڑ بھی لیا
یہ ہر جیدا نیا ہاتھ بجڑتی ہیں کہیں تنے
اسے خاک جانے کی ہمت بھی نہ تھی
مگر یہ اکیلی جان سے کتنی ہی ہیں بھون
تو سارے در گذر کر دیتے کے لیے ہے
رہتے ہیں اور اس سر نوا نہیں ہے
مگر جونی سے سوں کر بیٹھے
ہوتا ہے آخر بند نہ ہو سکا

بھون سے تیز لہجہ میں کہا ۔

دوشن بیگم ۔ کیوں جی ۔ سب ہتے
ان پہ کہ رہا ہے نہ کا ہو بھی
جاتی ہیں اور جب اتفاق سے
پھر بچپن نوا سنے تھیں
ہیا ۔ لیکن یہ تے پہ
گئی ہی کیوں تھیں ۔

جونی ۔ ا خبکو ، سکا جو ہے
ان جاں میں کیا
ہیں ہا بچے
تا صر
آ ھ

دو شن
بھی
ہے
ہو
تو

سنان باب

ا ہو بھیبن دہ غمگے نمرے دامین!

[illegible]

[illegible] کی نہیں ہے۔

[illegible]

ناصر۔ سودا تو ہو ہی گیا ہے۔ سودا [illegible]

[illegible] چل گیا اب تو [illegible]

[illegible]

جیلا کرتی تھی۔

[illegible]

[illegible]

آٹھواں باب

[illegible]

نوان باپ

محسن ۔ فائدہ پہنچانے والا ۔ ہمدرد دوست کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نکاح میں جان رہتی ہوئی جوانی [illegible] تقدیر۔

محسن۔ میں [illegible] پڑھی لکھی [illegible] نہیں۔

ناصر۔ [illegible] خوب [illegible] [illegible] ہیں [illegible] نہیں [illegible] عورتوں کو [illegible] کیا [illegible] کرتی ہیں

. . . .

محسن۔ [illegible]

[illegible]

پھر صاحب بات تو ایسی ہی [illegible] مشکل۔

محسن۔ کیوں مشکل کیا ہے

ناصر۔ [illegible]

[illegible]

محسن۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible]

محسن۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible]

محسن۔ [illegible]

سوال جواب

حیدری خانم - [illegible]

میر مظہر علی - [illegible]

حیدری خانم - [illegible]

میر مظہر علی - [illegible]

حیدری خانم - [illegible]

میر مظہر علی - [illegible]

حیدری خانم - [illegible]

میاں صاحبان باب

اور بات ہے۔

چیلا - ہاں [illegible] سے [illegible] بات میں -

پیر جی - [illegible] [illegible] ابھی دیے دیتا ہوں لیکن [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible]

چیلا - [illegible] لیکن آپ [illegible] زمین [illegible] [illegible] بیچھے [illegible] ہیں [illegible] باہر بیٹھی ہیں -

پیر جی - بڑی بی کون ؟

چیلا - [illegible]

پیر جی - کیا [illegible] کیا [illegible] ہے ؟

چیلا - ہاں [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] صاحب سے [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے

[illegible] صاحب [illegible] میں [illegible] اب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتے [illegible] [illegible] [illegible] جائیں -

پیر جی - کون [illegible] ؟

چیلا - [illegible] [illegible] [illegible] -

پیر جی - دیکھو [illegible] [illegible] [illegible] اکھاڑہ میں سب گھس [illegible] -

چیلا - تو [illegible] [illegible] [illegible] زمین جاتا ہوں -

پیر جی [illegible] [illegible]

چیلا [illegible] [illegible] [illegible]

محمد خان - [illegible] [illegible]

چیلا - [illegible] یاد کرتے ہیں -

محمد خان - بڑے ہی ادب [illegible] [illegible] خوب [illegible] [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] [illegible] [illegible] اب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دلوں کی خوب خبر [illegible] کے بعد جب ہوش
ٹھکانے ہوئے تو [illegible] حسب
ہو کر فرمانے لگے۔
پیر جی صاحب کیوں [illegible]
[illegible]؟
[illegible]

[illegible]
سبحان اللہ [illegible] کے نعرے

بلند ہوئے اور [illegible] کی تو کچھ [illegible]
[illegible] ہوش اڑ گئے
[illegible] متعجب [illegible]
[illegible] دیکھ رہی تھیں [illegible] اب وہ سب
[illegible]
[illegible] آن حضور دست فرمایا

[illegible]

[illegible] حضور کے سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible] وہ تو کہیں حضور کے سامنے [illegible]

سے بچے سوت لیا جاتا ہے اور ہر ایک کا ایک
گنڈا بنا جاتا ہے۔ جب گنڈا تیار ہو جاتا ہے
تو اس کو تکلے میں سے نکال
لیتے ہیں۔

پیرجی۔ کتنا بڑا ہوتا ہے۔

دوا۔ جتنا بڑا ہوتا ہے

پیرجی۔ اچھا اس کو منہ میں رکھ لو

دوا۔ منہ میں رکھ لیا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

پیرجی۔ اب اس کو نگل جاؤ

دوا۔ نگل گیا

پیرجی۔ اب اس کو نکالو

دوا۔ نکالا

۱۰-۱۸-۱۰ برس کا۔

پیر جی ۔ نہین نہین تو بچہ نہین ڈرنیگا
دوا دو ہان سے تعویذ لیکر سلام کر رخصت
ہو جاتی ہے اور دروازہ سے لگتے ہی پیر جی
صاحب کی کرامات اور اس علم غیب کے
جاننے کا ذکر شروع ہو جاتا ہے اور دیر تک
کرتی رہتی ہے کہ گھر پہنچتے ہی بچہ دیکھو بیگم
سے کیا کہنی ہین سبحان اللہ صاحب
یہ نظر آتا ہے کہ ہین والی ہین دل۔

بارھوان باب

پیاری کیا اب ہمسے پردہ ہوگیا؟
ٹھیک دوپہر ہے۔ گرمیون کے دن ہین
گھر والون مین سے سب سوتے ہین
اس آواز سے کھلائی تو کہین دھڑادھڑ
سیڑھیون پر چڑھتی ہوئی اور دروازہ
بند کیا اور اس علم غیب کے
مردون سے ترجمہ باندھے ہوئے سورج
گھر سا تھے والے دالان مین ہمان
پہلے بھی دیو ہین غیب اور کیا
دروازہ کا ہے یہ دیکھتے
ہوئے ہین بھی سلام
ہے کہ مقبول بھی
ہے وہ مدرسہ مین دھن بیگم لونڈی

سوچا کرتی ہین اتنے مین دیکھتے کیا
ہین کہ میان تا سر پسینون مین غرق
عرق کتابین جل مین دالے کالج سے
چلے آتے ہین پہلے تو اپنی کوٹھری مین
ٹہلتے رہتے ہین پھر کپڑے اتار کے
تھوڑی دیر سستانے کے بعد
دوڑ کر کنوئین پر سے نکل آئے
کر رہے ہین اتفاق سے ہو
بھی ادھر ہی کی تھی جو ہر دم چاہتا تھا
جھٹ کنوئین سے ڈول نکال کی چارون طرف
کھڑے ہو کر کلی کرنے لگے اور
توجہ سے پڑھ یا جب دیکھا کہ کلی
سیدھی ہو کر جدھر چاہو موڑ دو
چاہو کام لیلو اسے اب رہی ٹھنڈے
کا تو ہیلم کا دونون کے سفید کاسے
تو اسنے لڑھکا دینا شروع کیا
دھرا تھا گیا۔ یہان خوشی
خود دے دیا۔ اسمین جون
ملا ہے زردی ہو مین کا
اور برابر ہی آتی
ہے یہ اللہ دوڑ
پیچھے
سے
پڑھ

ک طرف لکھدیں۔

[illegible]

مہمان کرینگے۔

امراؤ بیگم - واقعی بہتر ہے تو تب بیٹھ
رہو مجھے تو بہرا نہیں ہوگا۔ آپ کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صاحب کی [illegible] تین -

ناصر - [illegible] نہیں ہوگا تو [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] جو [illegible] میں جیسے [illegible]
[illegible]

[illegible] - [illegible] جب
[illegible] میں [illegible]
[illegible]

[illegible] حیدری [illegible]
[illegible] کرنے ہوئے [illegible]
[illegible]

ناصر - جیسے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] جان سے چلے [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible] میرے خیال میں کہ آپ [illegible]
[illegible] بجے [illegible] ہر میں [illegible]

نہیں ملیگا کیا خوب آپ [illegible]
جھگڑا میں خود [illegible] جیسے [illegible]
میں سکتا ہوں [illegible]
[illegible] بہت [illegible] کو [illegible]
[illegible] لگا۔

اور [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] گئے [illegible]
[illegible] دیکھو [illegible]
[illegible] میں۔

ناصر۔ اور [illegible] آگیا [illegible]
اب اس گھر میں نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اب [illegible]
[illegible]

[illegible] حیدری خانم نے [illegible]
[illegible]
[illegible] لگا - اب [illegible]
[illegible] میں [illegible]
حیدری جلدی سے [illegible] اور [illegible]
بجلی بند ہو جائے۔

حیدری خانم - [illegible] بھی [illegible]
[illegible] جاؤ۔ چلو بیٹھ [illegible]

چودھواں باب

ناصر

جوانی

ناصر۔ جو بات عرصے سے اس بات کو
سوچ رہا تھا تب ہو گئی ہو اور اب تین
دن سے کوں سکون سے نہیں بیٹھا
ضرور ہے کچھ بھی نہیں تین شادی نہیں
کرنی چاہیے اور اگر ہاں تو جب کبھی
تین کسی لائق ہو جائے جب۔

یہ سب۔ یہ تو نے اپنی بھی کیا
وہ تھی بہت اچھا خیال تھا۔ تو جب
تو ہے۔ اور بہتر کہ تین کی شادی
ہے۔ تین ہو جب ہی شادی کرنی
چاہیے۔ تین تو تو شادی ہے
عورت سے لائق ہو جب دنیا میں جس
مقام پر جا کر اپنی سند پیش کر دو بھوکے
نہ مرو گے کیسا ہی کوئی تو ڑے
ہمت نہ جائے گی۔ یہ کہ اس مسئلہ
جب تو مکمل بہادر ہو کر خدا
کرے اور تین کوشش کرو۔ تو
تین کامیابی ہماری کوشش ہے ہمارے
لئے فراغ ہے نہیں تین رہنے دو
ذرا کاروبار تو سنو۔ تین تو
رکھ سکتے ہیں پھر ہی بات تین نہیں
کان سرمایہ ہے اور پھر ہی ہے
فرمانے کے ہم ہر خدمت کر دیں
کرنا ہو گا ہمیں روزگار مل جائے تو

دو تین سے کرو۔ ہمیں ہیں
ہے تو اپنی جائیداد میں سے
کا بندوبست کر دیجیے۔ تاکہ ہم
تو ایف اے کا امتحان بھی دے سکے
کیونکہ یہ ضروری ہے اب تو شادی کا
سلسلہ چھیڑ دیا ہے

ناصر۔ اچھا جان۔ آپ نے فرمایا تو
تین ایک عرض کرتا ہوں سو اب
تو ہے۔

میر صاحب۔ تین نہیں فقط
کوئی بات ہے تو شوق سے

ناصر۔ بات جس کی ہے
سوال جو کچھ ہے تو ہے
جان اور بھی جو ہیں
اچھا ہیں۔ تین سے
کر دیے ہے
ہی طرح سے
ہے تین سے
فاضل خود نہ ہو
کے خیال سے
ہے تو چاہیے
ہے مجھے
کہ میں اپنی شادی کر لوں تو

سولھوان باب

سترھواں باب

بڑے بوں کے گھر سے ذرا آگے بڑھ کر ایک
بوری کے پاس سے ایک گلی کے نکڑ
پر [illegible] کرسیاں [illegible] تھوڑی [illegible]
[illegible] دھوپ [illegible]
[illegible] جب زیادہ دیر ہو گئی تو [illegible]
سے زمین [illegible] ملے [illegible]
بڑے اور [illegible] مجرب [illegible]
[illegible] ماجرا [illegible]
[illegible] فرضی [illegible] بالاتفاق
[illegible] جارحل بتانے لگے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] ہم [illegible] ہیں
ہیں۔
[illegible] میاں [illegible]
سو رہے ہیں۔

گاڑی بان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کو [illegible]
[illegible]

سے صاحبزادے کو گرمٹ کا [illegible]
کوٹ پہنے ہوئے جو [illegible] دست
لے ان [illegible] ہیں [illegible]
ادھر [illegible] جاتے ہیں
اور [illegible] سو روپے [illegible]
کے بعد ایک گاڑی پر [illegible]
بڑھتی جاتی ہے اور [illegible]
ہر جب اس ترکیب [illegible]
پھر [illegible] اندر [illegible]
[illegible]
کے آگے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انگلستان باب

وہ پھر اسی طرح سے فتین کرنے لگا ہے۔
میری شامت۔ وہ تو بکھنت پاگل ہو گیا ہے
بالکل جیسے دیوانہ کبھی ہوتا ہے کبھی چپ
ہو جاتا ہے۔

میر حسن صاحب۔ قبلہ خدا خیر کرے کیا
بتائیں صاحب ہم تو سنتے تھے کہ
فرحت کو ۔۔۔ اور یہ
تو کچھ اور ہی ۔۔۔
ہے کہ کسی کو دیکھ کر ۔۔۔
ہے ہوتا ہے ہمارے ہاتھ سے۔

حیدری خانم۔ ہاں جی چاچا صاحب
یہ بھی بات ہے عجب اچانک ہو جاتا ہے
بیٹے کی تسلی تشفی ہونے لگتی ہے تھوڑی
بہن ہاتھ دے رہے ہوتا ہے عجب
بہن فرحت بہن نزہت سے بات ہوتا ہے
ہوتا ہے آ جان ہوں! فہیم میری تو
تھا دو بار کا ملنا ہے صاحب مجھ
تو ہیں، لکھا ہوا ۔۔۔ تو ہے کہ
بڑھو اسے کیا کہا ہے بس با ادب
ہو گئے)

میر مظہر علی۔ استغفراللہ اسدان کی
زبان پر نہیں ہوتی وہ عادت ہی ایسی
ہے گو ہیں ایسا اسدان نہ کرتا تو اسکی
طبیعت سمجھتی تھی۔ وہ سوال ہی ہے
تھا تیرے تردد سے ہی کام لیا تھا

تیرے دن اگلے کل کوٹھڑی میں بند
رکھا۔ ارے بی بی مطلب یہ ہیں ہے کہ
اس سے صاف صاف ۔۔۔ کار ہو جائے
بلکہ یوں ہی سن سن کر ۔۔۔
لاری جائے مالنی پڑتی ہو۔ ۔۔۔
وسلا نکاح ہو جاتا ہے ۔۔۔
ہے ۔۔۔ ہو جاتا ہے
بھوا دیگا۔

حیدری خانم۔ ۔۔۔
کہ کو:

میر مظہر علی۔ ۔۔۔

حیدری خانم۔ کس نے ۔۔۔
بچہ سناتے ہیں:

میر مظہر علی۔ ۔۔۔
منگنی ہی ہو ۔۔۔ لڑکی والوں
کے لڑکے سے لیکے ۔۔۔
ان صاحبزادے کو کون سمجھائے کہ
ایسے ۔۔۔ میاں خورشید مظہر صاحب
تین دفعہ ۔۔۔ اولاد علی ۔۔۔
بخت سے میل ۔۔۔ بیان چل
رہی ہے۔ ہمیشہ ان لوگوں کے ۔۔۔
تین ۔۔۔ بیان ۔۔۔ ذوق ۔۔۔
پڑتی رہی اب یہ ۔۔۔
یہ بھی اسد بندی کے پیٹ سے ۔۔۔
ہوا اور ترقی کی ذات ۔۔۔

سید رضا خاکسار - اچھا - تم مجھے تو
شادی دو -

میر مظہر علی - میں ہمیشہ ہو کر اسے
پڑھنے گئے ہیں جن میں نظر کا خیر

ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور
دیر تک رہگئے بیٹھے ہوئے کچھ
سوچ کیے حیدری خانہ بھی ہوں میں
کی جان قبض کر لیجئے اب کیا ہوتا
ہے کہ ہم آپ کے ہاتھوں سے مارے
گئے۔

میر مظہر علی ۔ آپ سے صاحب یہ
قصہ کیونکر ہے؟

حیدری خانہ ۔ [illegible]
چہرہ سے مصور ہوتا ہے کہ [illegible]
بات کہیے۔

میر مظہر علی ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]

میر مظہر علی

میر مظہر علی ۔ ۔ ۔

انیسوان باب

خواب اور تعبیر

[illegible] دوپہر کا وقت ہے میر خورشید علی ایک لفافہ ہاتھ میں لئے آتے ہیں اور کمرہ میں زینے پر سے پکارتے ہوئے آتے ہیں عمدہ کو آواز دیتی ہوئی کہ تو جلدی سے جا کر بیگم صاحب کو بلا لا۔ دولھن بیگم اور بچے دوڑتے ہوئے آجاتی ہیں۔

دولھن بیگم۔ کیا ہوا؟

میر خورشید علی۔ بڑا بڑے بھائی صاحب کا خط آیا ہے، پہلے تم پڑھ لو۔

دولھن بیگم۔ نہیں تم سے بھائی صاحب نے لکھا ہے۔

میر خورشید علی۔ تم بھی ایسی جان ہو گئے وقت، خواہ مخواہ غصہ دلاتے ہو۔ اسے بھی وہی بھائی صاحب کا خط ہے۔

دولھن بیگم۔ [illegible]

میر خورشید علی۔ [illegible]

دولھن بیگم۔ [illegible]

پھر کیا لکھتے ہیں۔

میر خورشید علی۔ لکھتے کیا ہیں [illegible] ہیں کہ جوان کو بھیج دو۔

دولھن بیگم۔ [illegible] اور یہ سب سوتے سوتے جاگے بھائی صاحب واہ واہ۔ اب کیا ہو سکتا ہے وہ تو منگنی بھی ہو گئی دوسری جگہ۔

میر خورشید علی۔ [illegible] کا تو کچھ نہیں لیکن ایسے نازک کیونکر ہوتے وہ بڑی بی جو [illegible] لکھا ہے۔ ہائے اس شخص نے مجھے رتی برابر بھی تو اپنی خیر خواہ نہ سمجھا۔ بس طبع میرے [illegible] پڑھوایا ہے۔ بس وجواب بھی نہیں دینا چاہیے۔ اس غلط کا کیوں؟

دولھن بیگم۔ [illegible] اور دے گئے [illegible] ہونے کے [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئی۔

میر خورشید علی۔ کیا جوابی کیا؟

دولھن بیگم۔ کیا بتاؤں کمبخت ایسے

میر خورشید علی

میر خورشید علی

ترجمہ از ریاست بیکانیر، معرفت
مالی۔ صاحب وزیر جہاز بیڑہ بیڑہ
خورشید علی۔ وزیر ریاست صاحب تھین
دار کرتے ہیں فوراً جائے

بیسواں باب

اپنی زبان سے تمھین کیا کیا لفظ کہتی ہون
اُف اس محبت کا بر ہر پہلو ہی نرالا ہے
کرشمے ہین ہائے وہ بھی کیا دن تھے جب
نئی تازگی سے ایک دوسرے کی صورت
دیکھا کرتے تھے نہ کوئی پوچھنے والا تھا
نہ کوئی سمجھنے والا۔ ہاں وہ بڑے گرانی
کی باری تھی اور ہمارے تمھارے بارہ
ہماری وہ باتین تھین وہ راتین تھین وہ پیار سے
پیارے رنگون کے پھول۔ وہ صبح بہار
کی۔ بلبلین۔ مستیان۔ صحبتین۔ وہ ہمارا تمھارا
سب کی خوشی دنگ مزے لوٹنے۔ وہ میرا
سب کھیتے۔ روٹھ جانا ہائے وہ تمھارا
منانا کبھی تمھارا باتون باتون خفا ہو جانا
وہ میری منتین کرنی۔ ہائے جب یہ یاد آتا ہے
تو کلیجہ پر سانپ ہی لوٹ جاتا ہے اگر
یہ کسی خبر تھی کہ ہی وقت غنیمت ہے پھر
پسین پچھتانا اور تمھارا یہ کہنا کہ
کوئی زبردستی نہ ہونے دے گا۔ ہم دونون
الگ جائین گے۔ وہ وہ قہر تو بھلے کہ
جب دو بھی ہو جائینگا موت کے سوا
اور کوئی نہ جانے گی۔ کہو پیارے
تمھارا کہنا تو تھا ایک بات کہدو
لیکن ہائے کہ اس وقت یہ خیال نہ ہوا
تھا خفا تو نہین ہوئے تھے مسکرا
کر نہین صاحب جاؤ تمھارا کیا

سرکی۔ ہائے کیا کہین اور کسطرح کہین
ہماری تو سٹی ہی گم ہو گئی۔ نہ کہتے
تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو جاتی
ہی ضبط سے دم گھٹا جاتا تھا
اور بھرا آنکھون سے آنسو بہکر گال کی
زمین بھیگے ہوئے دونون ہیھو دن
مین بھر گئے پھر کہنے لگی ہائے جب
سنوگے تو نہین قیامت کا رنج ہوگا
غضب کا قہر ہوگا۔ ٹوٹ پڑے بجلی
ہو جاوے مجھ ابھاگن پر گر پڑے بلکہ
پیارے مین خود تو کر کے کہتی ہون ہو
ذرا بھی نہین یہ ہی مرضی ہو تمھاری تو
ہی کہ بھلی ہون کہ بہتر کہا نہین میری
کیا بس میرا کیا زور اپنا جان اور
اون جان ہین۔ بس وہی ہو جاتا
ہین کرتے ہین۔ ہم کون۔ سچ آپ
ہی آپ خدا جانے کون کس کو بھلا دیتا
ہے بھلا اور وہ بھی کر میرے
ہوا تو دیسا ہی ہوگا جیسا منھ مین نے ہی
کی ڈالی تھی ہوا یہ وقت نہ پھر ہو گئی
نہین کہ کرتی۔ مجبور تھی سب کچھ
کرنا پڑا۔ سلام بھی کیا۔ وہ جو
لیکن فسرد جو وقت سب
جیسا ہو پھولون کا گھنا
کن چھد سے بہتر کھلتی ہی

اکیسواں باب

اس قسمت کا بیان

[illegible]

میر مظفر علی [illegible]

[illegible] جب چلنے لگی تو انھوں نے [illegible]

[illegible]

میر مظفر علی [illegible]

[illegible]

ذلیل ہوتے ہوئے وہ ذلیل کرنے کی جرأت
کرتا۔ بھائی بیگم صاحب حیدری خاندان
اپنے آپ کو اصل بیت بتاتے ہیں یہ
کہ اس خط کی خبر پر نہ سنو ہوئے
دو کس کو بھلا۔ سی نگ خاندان
ذلیل اوقات ناصر کر بگڑ بھلا دی
پھسلاتی۔ ہو کر آج اور خط لکھوا دیں گی
دو کل اور خط بھیجا ہے۔ غرض اسے
تو اسی بیت دل میں رکھو اور ادھر
ہیں انکار کا خط بہت ہی بُرا لگتا
ہے کہ یہ سوال جاتا ہے۔ اس کو کہہ دیجئے
دیتا ہوں۔ آج خط بھیجا ہے
۲۵ تاریخ میں اور یہ ہیں یہ
۱۵ دن کسی طرح کٹ اور یہ سلسلہ نکاح
ہو گیا پھر وہ آپ کی نابار ہو کر یہ کچھ
ہو جائیگا۔ بس اب تو ہر طرح میں بھی
ہر طرح جبر طرح میں کہتا ہوں کسی طرح
کرا اور نہ بھیجیں اختیار۔ بے زار بھی ہیں
مخالفت کی بالا دے بیٹے سے پیار محبت
میں آکر اس کے بھی کہہ سن دیا تو پھر میں
ہوں اور نہ ہو سکتا ہے وہ کہ سکتا
کہیں باہر جاتے جاتے کسی سے ہوں
سنتی و بھگتی کی خبر مجھ سے اور وہ صاحب
کر لو جا ہے کچھ اور اور رہے تو
میں یہ خبر کرتا ہوں کہ بھیجے پھر کیسے

ان کو مرے جانے سے
دیتا ہوں۔ گھر میں رہیں ہیں
کریں مہمان فریب ہے سب
ہوتے ہی نہیں جتنا جانا
پھر مجبوریاں ہی مجبوریاں ہیں۔ اب
بڑے آدمی ہیں آئندہ سے
ہیرا جواہر۔ مجھ جان۔ کہ
کے احاطے میں سے ہوئے لیٹ
ہیں وہ دیوں
خبر یہ رہے بسم اللہ خیر صلا

بائیسواں باب

ہ
نسیم
ہمارے
بڑوں
میں
نوجوان حضرات

ایجو کچھ نہیں میں اتنا سوال پوچھ رہی تھی کہ اس وقت جواب آ گیا تھی۔ بڑے سے بڑے بھاڑ چھوڑ رکھا ہے۔ ہم تو تب سے اور لوگوں سے۔ حضرات آپ جانیے کہ اب واقعی آپ بڑی جھینپ گئی۔

منیر۔ نہیں صاحب تکلیف کیسی، کیا کوئی ناصر تو آپ کو؟

ناصر۔ [illegible] مجھے چڑا کر آ ہے الفاظ سے اس وقت آپ پڑا سو بہ بکھتا ہوں آپ کی غیرت سے رہیے، کہ جیسی تم بھی ہو۔ خود میری غیرت [illegible] کر دیا۔

منیر۔ مجھے [illegible] کی سی [illegible] سے [illegible] ہوں [illegible] دیا۔

ایوب۔ [illegible]

ناصر۔ [illegible]

منیر۔ [illegible]

نہیں کے گھر رہی ست چلے [illegible] میں انجو وہ بلاتی بیگم کے کوچہ میں رہتے ہیں۔

ناصر۔ [illegible] اپنے کو سنبھال کر [illegible] ہے پچھاسے جاؤ [illegible] منیر [illegible] جانے کے بعد بھی کوئی [illegible] کا [illegible] سوچ [illegible] ہے۔

ایوب۔ [illegible]

ناصر۔ ایک ٹھنڈی سانس [illegible] جاکر [illegible] گا۔

ایوب۔ [illegible]

[illegible] اُسے کھولا۔ سب [illegible]
[illegible] گردن میں [illegible]
[illegible]

[illegible] مشتاق [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

آج ایسے بھی ماں باپ [illegible]
دنیا میں [illegible]

[illegible]

جائگی نہیں ہے بلکہ روح کے
نازک بالکل دیر سے پڑے لوگوں
کا نتیجہ پر دل کھینچ
اس کے تاثر ایک ہو ہو کر
زیت ہو چکی رہے ہیں چہرہ پر بھی
زردی ہر بھی کہ کس سے بھی کہ
خود بخود رکت ہو جاتی ہے غش ہا
تو یہ حالت ہے جو کہ ہر بیک
اسے کا
فاتح دھرکا
ہو رہی ہے
ہوش بجلی
پڑا ہوا ہے

میان کا۔

رمضان علی ۔ روستہ
ہیں۔ ہر ہی ساعت
ہیں تو تو
پیٹے ڈرد صاحب

دوا۔ بھائی

خود بخود رکت ہو جاتی ہے غش ہا
تو یہ حالت ہے جو کہ ہر بیک
اسے کا
فاتح دھرکا
ہو رہی ہے
ہوش بجلی
پڑا ہوا ہے

جھاں
ہے
معلوم ہوا
ڈاکٹر صاحب
ہیں
ڈاکٹر صاحب
دھرتے ہوئے
ہوئے
دوا جلدی
رہے
رہے

دوا۔ خبر اگر۔ کہو یہ حال ہے چھوٹے

بدری بیگم رہتے ہیں۔

محسن علی صاحب

ے تو جلدی جاؤ۔

محسن علی کو سے گئی ہے

ہوگئے ہین خون جاری ہی اور یہ تنکے پر
دو بیٹھ کر سے لیٹے بھاگی چلی جاتی ہی
جب کسی آدمی کو ادھر ادھر آتا ہوا
دیکھتی ہے مجسٹ تھم جاتی ہی خدا کی قدرت
کا دکا جو آیا دو پل پر سے دوسری ہی
پٹڑی پر ہوا گیا اور کسی نے اسے
نہ روکا ڈرین برج ختم کرتے ہی سپاہی
کی صورت دکھائی دی جو نکڑ پر پہرہ
دے رہا تھا۔
سپاہی۔ کون ہے۔ تو کیون بھاگتی
ہے۔
جوئی۔ میری بڑی بی آگے گیسن ہین
مجھے بیمار بچا ملک مین جانا ہی۔
سپاہی۔ کس بچا ملک مین۔
جوئی۔ مظہر علی صاحب کے بان
دانا سکتے کہتے ہ ا مکل برابر آگئی ا
سپاہی چاہتا تھا کہ اب آگے بڑھکر
اسے پکڑے جو بہادر لڑکی پھر تیزی کی
سے بھاگی اور نہر پر سے دوڑتی ہوئی
سیدھی پھاٹک مین اب ادھر سے
سپاہی پیچھے پیچھے ہے اور اُدھر دو ایک
اور آدمی پھاٹکون سے اس رنگ سے
ایک حسین و جوان عورت کو لالٹین
کی روشنی مین دیکھ لیا تھا تب
کتان مین۔ میر صاحب کے دروازہ

کے اندر گھستے ہی جوئی نوکر پر کی اور سپاہی
وغیرہ سب باہر کھڑے ہو ہو کر چلے گئے
بیان آکر اسنے پھر اپنے حواس درست
کئے اب جو سنتی ہی تو نامر کے کمرہ مین
ایک اژدہام ہے مجھی امان۔ پھوپھی
امان۔ آپا ذکو کے پیٹنے رونے کی آواز مین
بیلی آرہی ہین بس بھا کلیجہ منھ کو آنے
لگا دروازہ تک چپکی چپکی آئی تھوڑی
دیر کمرے کے باہر ٹھہر کر لوگون کے
بین سنتے دیکھنے لگی بیان مریض کی ابتر
حالت تھی کانون کی لوین پھر چکی تھین
نیل ڈھل چلا تھا ناک کا بانسا غصہ
بڑھ گیا تھا باپ کی گود مین تڑپتے تڑپتے
تمام کپڑون کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے
تھے۔ جوان بیٹے کا انتقال اور بڈھے
باپ کے سامنے اللہ اکبر۔ میر صاحب
کی آنکھون مین دنیا تاریک تھی کلیجہ
پکڑ پکڑ کے ڈاڑھین مار مار کر رو رہے
تھے جوئی نے فقط ایک دفعہ تو جھانک
کر دیکھا آخر نہ رہگئی اور دفعتہ اندر چلی
آئی بیان کسے ہوش تھا سب اپنی اپنی
آفتہ مین گرفتار تھے جب یہ دم توڑنے
جوان نوجوان بیٹی اپنے پیارے باپ
کے سامنے آئی ہے تو اسکا کلیجہ
صورت دو ایک دفعہ کھڑکھڑا تھا اور

باپ اس حالت کو دیکھکر زمین پر پچھاڑین
کھا رہے تھے کہ اسنے فوراً اپنے دفترستے
ہوے دل کو سنبھالا غور سے ایک نظر
مردے کی طرف یاس سے دیکھا اور
اپنے گریبان مین سے ایک چمکتی ہوئی
بھال نما چیز نکالی اور جلدی سے ایک
مضبوط حملہ کیا جس نے زخرہ تک
کاٹ دیا اور یہ ذیل کے لفظ کہتی ہوئی

اسپنے عاشق کی لاش پر گر پڑی "تو نامرد
بیوفا نہ کہنا ہم بھی تمھاری یاد مین اپنی جان
کے لیے موجود ہین خونخوار دیو نے لاش
لگی آواز سنکر اب جوان لوگون نے
آنکھین کھولکر دیکھا تو ایک اژدہا کی دمین
ہاتھون مین ہتھکڑی لگائے ہوئے لٹکتا
پایا اور اسکی لعل کے گلے مین باہین ڈالے
ہوئے دم توڑ رہی تھی"

تمام شد

E. B. LIBRARY.

KBOPL.
2790

نمبر	نام کتاب	اجزا	نمبر	نام کتاب	اجزا
۴۱	شہید وفا	۲	۶۴	کمسن بیوی کمسن شوہر	۲
۴۲	بیوہ	۲	۶۵	جوان بیوی کمسن شوہر	۲
۴۳	ہشو	۱	۶۶	ظالم عشاق	۱
۴۴	گردم دھم	۲	۶۷	لاڈلی بیٹی	۱
۴۵	ہم خرما وہم ثواب	۲	۶۸	معشوقۂ فرانس	۲
۴۶	تارا دتی	۱	۶۹	سلیمان غدرا	۱
۴۷	مقدس دیوی	۲	۷۰	نوبیج فاطمہ	۱
۴۸	شیر دکن	۲	۷۱	وفادار نی بی	۲
۴۹	قاتل قاتل	۱	۷۲	یاقوت کی کان	۲
۵۰	چاند سلطانہ کامل	۱	۷۳	قدسیہ عرف پاکدامن	۱
۵۱	دلکش کامل	۲	۷۴	پیرس کا گنڈوا	۲
۵۲	طوطے کی بلا بندر کے سر	۲	۷۵	بڑے میاں	۲
۵۳	ظلوما غفار ۱۲	۲	۷۶	خوبصورت ناگن	۲
۵۴	خضر شباب	۲	۷۷	کار گذار	۲
۵۵	مان کا قاتل	۲	۷۸	جیسی کرنی ویسی بھرنی	۲
۵۶	برق غضب	۲	۷۹	عاشق شیطان	۲
۵۷	تیر وزر و بحر وزن	۲	۸۰	گلشن کشور	۲
۵۸	حجاب النسا	۱	۸۱	برانجام	۲
۵۹	مشیر الشباب ہر دو حصہ	۲	۸۲	ولائتی بھوت	۲
۶۰	معشوقۂ نعمہ	۲	۸۳	اسمٰعیل وصفیہ	۲
۶۱	بوالہوس نواب	۲	۸۴	بھاگ دو	۲
۶۲	عصمت کا البم	۲	۸۵	راحت جان	۲
۶۳	حمیدہ بانو	۲	۸۶	یتیم کی لاش	۲

نمبر	نام کتاب	اجزا
۸۷	سیر ماہتاب	دو جز
۸۸	مہندر کمار چندر ادتی	۱/۲
۸۹	بلوری آنکھیں	۱/۴
۹۰	طلسم بنگال	یک جزو
۹۱	شہید حسرت	دو جز
۹۲	معشوقۂ فرنگ	۱/۲
۹۳	کرشمۂ تقدیر	۱/۲
۹۴	مار آستین	۱/۲
۹۵	پرتاب	۱/۲
۹۶	اسرار ہند	۱/۲
۹۷	شمس و قمر	۱/۲
۹۸	حور عین کامل	۱/۲
۹۹	رد ہنی	۱/۲

نمبر	نام کتاب	اجزا
۱۰۰	کلمجگ کا رن	۱/۲
۱۰۱	بنگالی [illegible]	۱/۲
۱۰۲	[illegible]	۱/۲
۱۰۳	گنجینۂ [illegible]	۱/۲
۱۰۴	نگڈم	۱/۲
۱۰۵	نیرنگ فرنگ	۱/۲
۱۰۶	خلق مجسم	۱/۲
۱۰۷	مرنا لنی	۱/۲
۱۰۸	الو کی دم فاختہ	۱/۲
۱۰۹	لال کپتان	۱/۲
۱۱۰	بادشاہ سلامت	۱/۲
۱۱۱	جذبۂ عشق	۱/۲
۱۱۲	شاہ مظفر	۱/۲

۱	نیلی چھتری اول	پختہ	۱/۲	۹	جعفر و عباسیہ
۲	بہرام کی گرفتاری دوم	″	۱/۲	۱۰	گورا
۳	چوروں کا کلب	″	۱/۲	۱۱	نیل کا سانپ
۴	حسن کا ڈاکو کامل	″	۱/۲	۱۲	دیول دیوی
۵	دربار حرام پور	″	۱/۲	۱۳	طوائف زمین
۶	عبرت	″	۱/۲	۱۴	جرمن جاسوس
۷	حسن سرد	″	۱/۲	۱۵	تراۂ موسیقار
۸	[illegible]	″	۱/۲		زندگی کا بھید

ملنے کا پتہ بھارگو اسکول بکڈپو نمبر ۱۶-۱ امین آباد پارک